لاہور کہ پیکجز مال میں بیٹھی وہ دونوں کافی ساری شاپنگ کرنے کہ بعد اب کھانے سے انصاف کر رہیں تھیں۔

برگر کھاتے ہوئے اچانک ہی مریم کی نظر اس جانب گئ جہاں کافی رش لگا ہوا تھا۔

تھوڑا اور غور سے دیکھنے میں اسے سارے معاملے کی سمجھ آگئی۔

حیرت اور خوشی کی زیادتی سے وہ ایک دم خوشی سے اچھلی۔

مہمل جو کہ اس بات پہ یقین رکھتی تھی کہ کھانا انسان کو پورے فوکس سے کھانا چاہیے بغیر ادھر ادھر دیکھے اور کسی سے بات کیے۔

اپنی اسی بات پہ عمل کرتے ہوئے آس پاس سے بیگانی وہ اپنا برگر کھانے میں مصروف تھی۔کہ اچانک ہی مریم کہ چیخنے پہ مہمل نے اس کی طرف دیکھا۔

کیا ہوا ہے تمہیں ایسے کیوں چیخی ہو۔کیا تمہارے برگر میں چپخلی نکل آئ ہے۔آرام سے برگر کھاتے ہوئے مہمل نے اپنے اندازے کے مطابق مریم سے سوال کیا۔

اوہ نہیں پاگل اپنے پیچھے دیکھوں ذرا کون آیا ہوا ہے۔مریم نے خوشی سے ایکسائٹڈ ہوتے ہوے کہا۔

کیوں بھئ پیچھے عمران خان آیا ہوا ہے جو پیچھے دیکھوں۔

برگر کی ایک اور بایٹ لیتے ہوئے بغیر پیچھے دیکھے مہمل نے اندازہ لگایا تھا۔

اوہ نہیں بھئ عمران خان نے ادھر کیا کرنے آنا ہے۔مریم نے اپنے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

ہاں تو کیا پھر شاہین آفریدی آیا ہے یا رضوان آیا ہے یا پھر شاداب۔۔اب کی بار مہمل ذرا پرجوش ہوتی ہوے بولی۔

مہمل تم ایسے بیٹھی بس اندازے لگائ جارہی ہو پیچھے مڑ کہ کیوں نہیں دیکھ رہی۔مریم نے زرا خفگی سے کہا۔

دیکھوں مریم جب ان میں سے کوئی آیا ہی نہیں ہوا تو میں کیوں پیچھے مڑ کہ دیکھوں اور اینوے اپنی گردن کو زحمت دوں۔

اف اللہ مہمل پیچھے وہ مشہور ٹک ٹاکر آیا ہوا ہے--دیکھوں سب کیسے اس کہ ساتھ تصویریں بنا رہے ہیں آو ہم بھی چلے اور اب تو ویسے بھی رش کم ہو گیا ہے۔

کیا !!!کیا کہا تم نے ٹک ٹاکر۔

Are you serious mariyam

تم تب سے اس لیے اتنا ایکساٹڈ ہو رہی تھی---اور مجھے لگ رہا تھا پتہ نہیں کون سے عظیم شخصیت آئ ہوی ہے۔

مہمل کا برگر اب ختم ہونے والا تھا--کوک کا بس آخری گھونٹ پی رہی تھی وہ--اور مریم کا برگر ابھی بھی اس کہ ہاتھ میں آدھا باقی تھا ۔

مہمل تمہیں پتا بھی ہے کہ وہ کتنا مشہور ہے---لڑکیاں مرتی ہے اس پہ--مجھے لگتا ہے وہ اسی طرف آرہا ہے---

ہائے کتنا پیارا ہے وہ--

آج مجھے تمھاری باتیں سن کہ بہت ہی افسوس ہو رہا ہے مریم۔کیا خاص بات ہے اس میں بس یہی کہ وہ ایک ٹک ٹاکر ہے-- ٹک ٹاکر بننا بڑا کوئی مشکل کام ہے جیسے۔سلومو میں تھوڑا چل لو--اچھی ڈریسنگ کر لو۔سونگز کی لیپسنگ کر لو اور ہاں ڈانس کر کہ دیکھا دو---ان سب میں کیا خاص ہے--

بھلا یہ کس قسم کا تعارف ہوا کہ میں ایک ٹک ٹاکر ہو--مہمل کو اپنی دوست کی باتوں پہ بہت افسوس ہوا تھا۔

لیکن مہمل فنی ویڈیوز بھی تو ہوتی ہیں جنہیں ہم لوگ کتنا انجوائے کرتے ہیں--

ہاں سہی کہہ رہی ہو اچھی ہوتی ہے فنی ویڈیوز اور کامیڈین لوگوں کی بھی ایک حیثیت ہوتی ہے۔جیسے عمر شریف تھے۔یہ لوگ بھی محنت کرتے ہے۔۔اور ہر وہ کام جس میں محنت کی جائے قابل تعریف ہیں ۔۔

مہمل نے مریم کی بات کی تقلید میں کہا۔

ہاں تو سلو مو میں چلنا بھی تو محنت ہی ہے۔مریم نے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔

اف مریم واقع اس سے زیادہ محنت کسی کام میں نہیں ہوتی۔مہمل نے تنظیہ کہا

آو پھر ہم بھی تصویر لیں۔مریم نے خوشی سے مہمل کا ہاتھ پکڑے ہوئے کہا۔

نو ویس میں ایسے فارغ لوگوں کہ ساتھ کبھی تصویر نہیں لو گی۔۔ٹک ٹاکر ہو نا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔۔ہم۔بھی بہت پیاری ہیں ہم بھی ایک دو ویڈیو بناے تو ہم بھی مشہور ہو جائے۔۔۔

اور ایسے لوگوں سے تو مجھے سخت نفرت ہیں جو لوگ اپنا کوئی معیار ہی نہیں رکھتے۔اگر مشہور ہیں تو پھر اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اس کہ ساتھ تصویریں لینا شروع کر دیں ۔

کیا ہم نے کبھی یونیورسٹی میں کسی لڑکے کہ ساتھ کوئی تصویر لی ہے جو اس کہ ساتھ لے لیں۔

اچھا اگر یہاں عمران خان ہوتا یا آج کل تمہیں کرکٹر رضوان،شاہین اور شاداب بہت پسند ہیں ان کہ ساتھ نہ لیتی۔۔مریم نے تفشیشی نگاہوں سے پوچھا۔

دیکھوں مریم اگر عمران خان مجھے پسند ہے تو وہ اس لیے کیونکہ وہ ہمارے ملک کے وزیراعظم ہے۔اور اپنی سیاسی لڑائی مت شروع کردینا وہ واقع باقیوں کی نسبت کافی اچھے ہیں۔۔جب ہم ہی اپنے ملک کہ لوگوں سے راضی نہیں ہو گے تو کوئی باہر کا کیا خاک راضی ہو گا۔۔اور دوسرا یہ جو تم نے ان تمام کرکٹرز کی بات کی ہے یہ بھی مجھے اس لیے اچھے لگتے ہیں کہ یہ سب اپنے ملک سے وفادار ہے۔دیکھا نہیں تم نے کتنا اچھا کھیلتے ہیں سب۔۔بس میری دعا تو یہ ہے کہ ایسے ہی کھیلتے رہیں۔۔۔دوسرے لوگوں کی طرح بک نہ جائے۔۔

لیکن مہمل تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔

ہاں میں تب بھی نہ لیتی کیونکہ میری سوچ یہ کہ انسان کو خود ایسا بننا چاہیے کہ کوئی آپ کہ ساتھ بات کر کہ یا مل کر خوشی محسوس کرے--میں عام لوگوں کی طرح تصویریں لینے والوں کی تعداد میں شامل نہیں ہونا چاہتی---میں ان لوگوں میں سے بننا چاہتی ہو جن کہ ساتھ لوگ خود تصویریں لینا چاہیے--

ہاں تو تب تو تم لو گی نہ دوسروں کہ ساتھ تصویریں---

نہیں بلکل نہیں میں آٹوگراف دیا کرو گی--اور میں کچھ بننے کہ لیے ان چھوٹی موٹی سیریوں کا استعمال نہیں کرو گی--جیسے ٹک ٹاک اور دوسری سوشل اپپز ہیں--

خیر چلو آئیں چلے ہم---

وہ دونوں باتوں میں اتنا مگن تھی کہ انہیں یہ بھی اندازہ نہ ہو سکا کہ جس ٹک ٹاکر کی شان میں وہ لوگ قصیدے پڑھ رہی تھیں--وہ کب سے ان کہ برابر والے ٹیبل پہ اپنے دوستوں کہ ساتھ براجمان تھا۔

مہمل اور مریم اپنی چیزیں سمیٹتیں ہوے اٹھی اور واپس جانے کہ لیے آگے بڑھی۔

جب اچانک سے مریم رک گئ۔

کیا ہوا ہے مریم چلو بھی آگے ہی کافی دیر ہو رہی ہے۔

مہمل نے مریم کو ہلاتے ہوئے کہا۔

لیکن مریم میں کوئی تبدیلی نہیں آئ۔

مہمل۔نے آگے ہو کر مریم کو دیکھا جہاں وہ منہ کھولے کھڑی ہوئی تھی---

مریم کی آنکھوں کے زاویہ کہ مطابق جہاں اس نے دیکھا--تو ایک منٹ کہ لیے وہ بھی حیران ہوئ تھی--پھر اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوے مریم کا بازو پکڑ کہ آگے کی طرف بڑھ گئ--

جب یک دم ہی ان کہ آگے آکر کسی نے ان کہ جانے سے روکا تھا۔

ہاں تو میڈم مہمل کیا کہہ رہی تھی آپ---وہ ٹک ٹاکر غصے کو ضبط کیے بڑے خطرناک تیور لیے مہمل سے مخاطب تھا۔

دیکھے ہر ایک کا اپنا پوائنٹ اف ویو ہوتا ہے---اور میں نے خاص آپ کا نام لے کر کچھ نہیں کہا--یہ جملے وہ ذرا آرام سے بولی تھی کیونکہ یہ جان کر کہ نا جانے وہ لوگ اس کی کون کون سی بات سن چکے ہوگے وہ ذرا ڈر گئ تھی لیکن پھر اپنی پرانی ٹون میں آتے ہوئے بولی---

اور مسٹر ویٹ اویر یو آر پبلک پراپرٹی پہ کوئ بھی تبصرا کر سکتا ہے--بڑے آرام سے کہتے ہوئے وہ اگلے بندے کو اچھا خاصا تپا چکی تھی---

مہمل کہ ایسا کہنے پہ مریم پیچھے سے بولی---

عبان نام ہے اس کا مہمل--

مجھے اس کہ نام میں بھی کوئی انٹرسٹ نہیں ہے چلو چلے--یہ کہتے ہوئے مریم کا ہاتھ تھامے وہ لوگ وہاں سے نکل چکے تھے---

لیکن پیچھے عبان کہ تن بدن میں اگ لگ چکی تھی---

عبان شاہ جو کہ کچھ عرصہ پہلے ہی امریکہ سے نیوروسرجن بن کر آیا تھا---

باہر یونیورسٹی میں اکثر فارغ اوقات وہ سب دوست انجوائےمنٹ کہ لیے ویڈیوز بنا لیا کرتے تھے--بس جیسے سب لوگ پیچرز لیتے ہیں اب ویڈیوز بھی بناتے ہیں--

وہ تین دوستوں کا گروپ تھا---تینوں ہی بہت پیارے تھے۔

اور اوپر سے جہاں وہ لوگ پڑھتے تھے۔وہ جگہ بھی بہت پیاری تھی--

اسی لیئے کچھ ان لوگوں کہ پیارے ہونے کہ وجہ سے اور کچھ ان کی ویڈیوز میں قدرتی مناظر ہونے کی وجہ سے ان کی ویڈیوز کو بہت پسند کیا جاتا تھا--

لیکن یہ بات انہیں بھی معلوم نہیں تھی کہ پاکستان میں انہیں اتنا پسند کیا جاتا ہے---

وہ اکیلا ہی پاکستان آیا تھا کیونکہ باقیوں کی رہائش وہاں ہی تھی--اور عبان کی فیملی پاکستان میں رہتی تھی--آج وہ اپنے کزنز کہ ساتھ باہر گھومنے آیا تھا---لیکن اسے یہاں آکر کافی پچھتاوا ہوا جب سب لوگوں نے اس کہ اردگرد جھرمٹا بنا لیا۔کیونکہ آج تک کبھی امریکہ میں ان کہ ساتھ ایسا نہیں ہوا تھا---مجبورا اسے کچھ کہ ساتھ تصویریں لینی پڑی---مال میں موجود تقریبا ہر کوئی ان کی طرف آیا تھا---سوائے کچھ فاصلے پہ بیٹھی دو لڑکیوں کہ--لیکن کچھ دیر بعد ان میں سے ایک لڑکی نے کھاتے ہوئے اردگرد کا جائزہ لیا اور وہی ہوا جو اسے توقع تھی---عبان کو اس وقت ایک مغرورانہ سی خوشی ہوی---اب وہ دیکھ رہا تھا کہ وہ لڑکی کتنی خوشی سے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو بتا رہی تھی---اور اب اسے پتہ تھا کہ وہ لڑکی مڑ کہ اس کی طرف دیکھے گی--

لیکن جب کچھ وقت اور گزرنے پہ اس لڑکی نے مڑ کہ نہ دیکھا تو اسے کافی حیرت ہوئی---

اب وہ سب لوگوں سے مل ملا کہ ان کی طرف بڑھنے لگا---کیونکہ اسے اس بات کا پتہ تھا کہ لڑکیاں اس پہ مڑتی ہیں--لیکن اس نے کبھی کسی کو اتنی لفٹ نہیں کروائی تھی -

ان لڑکیوں کی طرف بڑھتے ہوئے اسے اس بات پہ مکمل یقین تھا کہ جب وہ لڑکی بھی اس کی طرف دیکھے گی تو یقینا اس کا ریکشن بھی آم لڑکیوں جیسا ہی ہو گا۔

اس کہ ساتھ اس کہ کزنز بھی آگئے اور ان لڑکیوں کہ ساتھ والے ٹیبل پہ بیٹھ گئے۔

لیکن وہ دونوں آپس میں باتیں کرنے میں اتنا مگن تھی کہ انہیں یہ اندازہ بھی نہ ہوا کہ ان کہ ساتھ والے ٹیبل پہ کوئی آکر بیٹھا ہے---یا پھر شاید اس لیے بھی کیونکہ باقی سب لڑکے بیٹھتے ساتھ ہی اپنے موبائلوں میں مصروف ہو گئے تھے لیکن عبان ان دونوں کی باتوں کو بڑی غور سے سن رہا تھا اور جیسے جیسے وہ سن رہا تھا اسے ایسا احساس ہو رہا تھا جیسے وہ پتہ نہیں کتنا گرا ہوا انسان ہے---اس سے زیادہ اب سے یہ بھی برا لگ رہا تھا کہ اس کہ ساتھ اس کہ کزنز بھی ان کی باتیں سن رہے تھے -

اور جب وہ لڑکی مڑی اور مہمل نے عبان کو دیکھا تو پہلے تو اس کہ تیور دیکھ کہ یہ لگا جیسے وہ اپنی باتوں پہ شرمندہ ہو لیکن جب اس نے اگلی بات کہی تو سامنے والے کی برداشت کی حد ہی ختم ہو گئ تھی---یعنی اسے عبان شاہ کہ نام کا ہی نہیں پتہ جس کی اتنی فین فولنگ ہے۔

ان لڑکیوں کہ وہاں سے جاتے ہی عبان ہوش میں آیا اور ان کی طرف بڑھنے لگا---جب اس کہ ایک کزن نے اسے تھام کہ روکا۔

کیا ہو گیا ہے عبان ایک عام لڑکی تھی---اور وہ سہی ہی کہہ رہی تھی کہ پبلک پراپرٹی پہ کوئ بھی تبصرہ کر سکتا ہے--ہم بھی تو لوگوں پہ تبصرے کرتے ہیں۔حمزہ نے عبان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

اسے تو میں چھوروں گا نہیں غصے سے کہتے ہوئے عبان وہاں سے نکل گیا تھا۔

اس کہ پیچھے اس کہ باقی کہ بھی کزنز باہر کو گئے---

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے عبان غصے میں سب سے مخاطب ہوا--

آئندہ کہ بعد میں ایسی کسی تھرڈ کلاس جگہ پہ نہیں جاوں گا---

او میرے بھائی تھرڈ کلاس نہیں ہے یہ پیکجز مال ہے اچھا اور اتنا ہی فرسٹ کلاس چاہئے تو وہ آپ کو وہاں ہی مل سکتا ہے جہاں سے آپ آئے ہیں---ہادی کو اس کی بات بری لگی تھی کیونکہ وہ پکا لاہوری تھا اور اسے یہ بات بلکل بھی اچھی نہیں لگتی تھی کہ کوئی اس کہ شہر کو کچھ کہے---

عبان اس کی فطرت سے واقف تھا کہ اگر اسے آگے سے کچھ کہا تو یہ جذباتی بندہ لڑنے پہ اتر آئے گا---

اسی لیے کافی غصہ ہونے کہ باوجود وہ آگے سے خاموش رہا--

مال سے آنے کہ بعد اب سب کزنز ٹی وی لاونج میں بیٹھے آج کہ واقعہ پہ تبصرہ کر رہے تھے۔

ویسے یار ایک بات تو ہے وہ لڑکی سہی کہہ رہی تھی کہ اگر وہ بھی ویڈیوز بنائے تو اس کے بھی بہت فینز ہو۔ ہادی نے مزے سے چپس کھاتے ہوئے کہا۔

ہاں یار سہی کہہ رہے ہو وہ واقع بہت خوبصورت تھی۔داود نے ہادی کی بات پہ ہامی بھری۔

عبان وہاں بیٹھا اپنا فون استعمال کر رہا تھا۔لیکن توجع ان کی باتوں کی طرف ہی تھی۔

یہی تو فرق ہے ایک عام اور خاص لڑکی میں۔خاص لڑکی اپنے آپ کو ڈھانپ کہ رکھتی ہے کیونکہ خاص چیزیں ہمیشہ کور ہوتی ہیں جیسے کہ قرآن پاک --حمزہ جو کہ ہادی کا بھائی تھا---اور سب بچوں میں سے زیادہ سلجھا ہوا اور پانچوں وقت کا نمازی تھا---اسی لیے سب اسے مولوی کہہ کر پکارتے تھے---

---

عمر انور شاہ کہ تین بیٹے تھے--بڑے بیٹے بلال کہ دو بیٹے تھے -حمزہ اور ہادی--دوسرے بیٹے الیاس کا ایک بیٹا داود اور تیسرے بیٹے مقصود کا بھی ایک ہی بیٹا تھا عبان مقصود شاہ---

---

اپنے کمرے میں آنے کہ بعد عبان آج والے واقعہ کو سوچنے لگا۔

اور اس کہ بعد اپنے کزنز کہ تبصروں کو---

اس بات سے تو وہ بھی متفق تھا کہ وہ لڑکی بلاشبہ بہت خوبصورت تھی---لیکن اس کی باتوں نے عبان کو بہت ہرٹ کیا تھا۔

وہ کوئی غلط کام تو نہیں کرتا تھا--نہ کوئی بری ویڈیوز بناتا تھا---لیکن پھر بھی وہ لڑکی اتنی حقارت سے باتیں کر رہی تھی جیسے پتہ نہیں کتنا ہی گرا ہوا ہو وہ--

عبان اپنا فون پکڑ کہ فیس بک پہ اس کو سرچ کرنے لگا---اسے اس کا بس نام ہی آتا تھا اور فیس بک پہ تو نا جانے کتنی اس نام کی تھی۔

خیر بہت ڈھونڈنے کہ بعد بھی وہ اسے نہ ملی--

میں کیوں اسے اتنا سوچ رہا ہو--اور کیوں اسے سرچ کر رہا ہو--میری بلا سے بھاڑ میں جاے --اور اسے بھاڑ میں بھیج کہ وہ خود بھی سو گیا تھا۔

مہمل بیٹا ٹھیک سے ناشتہ کروں۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی مہمل لیٹ تھی-اس کی شروع سے یہی عادت تھی-فجر کی نماز پڑھ کر وہ دوبارہ سو جایا کرتی تھی-اور اب تو اس کی جاب شروع ہو گئ تھی-لیکن یہ والی عادت اس کی ختم نہیں ہوئی تھی-اس کا کہنا تھا کہ انسان کو جب بھی تھوڑا سا بھی فارغ وقت ملے تو اسے کوئی پروڈکٹو کام کرنا چاہے اور مہمل احمد کہ لیے پروڈکٹو کام سونا ہئ تھا۔

نہیں ماما ٹائم بلکل نہیں ہے-میں بس اب جا رہی ہو-جاتے جاتے ایک سینڈوچ بھی پکڑ لیا تھا-کیونکہ کچھ بھی ہو جاے اور جتنی مرضی دیر ہو جاے وہ ناشتے پہ کوئ کمپرومائز نہیں کرتی تھی۔

او کہ بیٹا دھیان سے جانا-فی ایمان اللہ-ربیعہ بیگم نے اسے ڈھیر ساری دعائوں سے نوازا۔

کہ کچھ یاد آنے پہ انہوں نے مہمل کو روکا۔

جی ماما اب کیا ہوا ہے۔

بیٹا وہ آج جلدی آجانا-تمہارے پاپا کہ دوست کی فیملی نے آنا ہے۔

ماما آپ کو پتہ ہے کہ مجھے آج کل بہت اہم کیس ملا ہوا ہے سولو کرنے کو اسی لئے

میں نہی آسکتی اور میں جانتی ہو آپ مجھے کس لیے بلا رہی ہیں انہیں آپ میری تصویر دکھا سکتی ہیں باقی اللہ کی مرضی پسند آگئی تو پھر مل لو گی--

مہمل نے اتنی بڑی بات بہت ہی آرام سے کہہ دی تھی--اور ربیعہ کو اپنی بیٹی کی یہی بات بہت اچھی لگتی تھی-وہ کسی چیز کو سر پہ سوار نہیں کرتی تھی-اور ہر چیز کو اللہ کہ سپرد کر دیا کرتی تھی۔

مہمل نے کمپیوٹر سائنس میں ماسٹر کیا ہوا تھا۔اور اس کی جاب اب cyber security کی فیلڈ میں تھی۔

****

مہمل اپنے آفس سے نکلنے ہی لگی تھی کہ کہ اس کا فون بجنے لگا۔جلدی سے چلتے ہوئے آس نے اپنے بیگ میں سے فون نکالا۔سکرین پہ بیسٹی کالنگ جگمگا رہا تھا۔

مہمل نے جلدی سے فون اٹھایا۔

مہمل یار فری ہوگئ ہو تم کیا۔مریم کی چہکتی ہوئ آواز آئ۔

مریم کتنی دفعہ کہا ہے یار کہ پہلے سلام کرتے ہیں۔مہمل اب پارکنگ ایریا میں آ چکی تھی۔

اوہو چھوڑو اس لیکچر کو ۔۔تم اس طرح کرو اس ریسٹورنٹ آ جاو تمہارے آفس سے 10 منٹ کی دوری پہ ہے۔اور یہ کہہ کر مریم فون بند کر چکی تھی۔

اور مہمل بند فون کو دیکھنے لگی۔اف اس لڑکی کا کچھ نہیں ہوسکتا۔

یہ کہہ کر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ گئ اور فون پہ لوکیشن چیک کرنے لگی۔

ربیعہ بیگم ہوگئ تیاری مہمان بس آنے ہی والے ہو گے۔

ندیم صاحب اپنی بیگم کو پکارتے ہوئے کچن میں آے۔

جی جی ہو گئ تیاری آپ بے فکر رہے۔ربیعہ نے انہیں تسلی دتے ہوئے کہا۔

بس بیگم دعا کرنا انہیں ہماری بیٹی پسند آجائے میں چاہتا ہو کہ یہ فرض میں اپنی زندگی میں ہی پورا کر دوں۔ندیم صاحب کھوے ہوئے لہجے میں بولے۔

اوہو کیا ہوگیا ہے آپ کو اللہ آپ کو لمبی عمر دے۔۔اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پہ سلامت رکھے۔ایسی باتیں مت کیا کرے ندیم صاحب۔ربیعہ بیگم اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

کہ تب ہی ہارن کی آواز آئ۔

اوہو ربیعہ کیا ہو گیا ہے مذاق کر رہا تھا۔اور چلو جلدی سے اپنا چہرہ دھو مہمان آگئے ہیں۔

جی جی آپ چلے میں آتی ہو۔ربیعہ بیگم اپنے چہرہ صاف کرتے ہوئے برتن نکالنے لگی۔

ماشاءاللہ یار تم تو بہت ہی خوش قسمت ہو جو اللہ نے تمہیں ہیرے جیسا بیٹا دیا ہے۔مانی کی صورت میں

ندیم صاحب اپنے دوست کہ بیٹے سے کافی متاثر ہوئے تھے۔

ہاں اور اب میں چاہتا ہو کہ یہ تمہارا بیٹا بن جائے اور تمہاری پیاری سی بیٹی میری بیٹی۔ان کہ دوست کافی خوش اخلاقی سے بولے۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔اور بیٹا کیا کر رہے ہو آج کل ندیم صاحب اب مانی کی طرف متوجہ تھے۔

کچھ نہیں انکل کل سے انشاءاللہ جوائن کرنا ہے اپنے کیریئر کو دوبارہ سے۔۔۔بس کر لیا جتنا انجوائے کرنا تھا۔

بہت اچھی بات ہے بیٹا مرد کی یہی شان ہے ۔وہ کام کرتا ہی اچھا لگتا ہے۔

جی انکل بلکل سہی کہہ رہے ہیں آپ۔

ربیعہ ماشاءاللہ ہماری بیٹی تو اور بھی پیاری ہو گئ ہے۔مانی کی ماما نے وال پہ لگی فیملی فوٹو کی طرف دیکھ کر کہا۔

ان کہ کہنے پہ مانی نے بھی تصویر کی طرف دیکھا۔اور یک دم مبہوت سا ہو گیا۔

تصویر میں وہ ڈگری پکڑے مسکرا رہی تھی۔اس کہ ایک طرف اس کی امی اور دوسری طرف اس کہ بابا کھڑے تھے۔

مسکراتی ہوئی وہ اتنا پیاری لگ رہی تھی کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اسی طرف دیکھتا رہے کہ وہ اپنی ماما کہ الفاظ میں واپس ہوش میں آیا۔

ربیعہ آئ نہیں مہمل ابھی تک-فاطمہ نے پوچھا-

اس کا آج ایک امپورٹنٹ کام تھا-اسی لیے نہیں آسکی-

اوہ چلو کوئی بات نہیں نیکسٹ ٹائم مل لے گے-

فاطمہ یہ کہتے ہوۓ روزمرہ کی باتوں میں مصروف ہو گئ-

اور مانی اس wonder women پہ حیران تھا کہ اس کہ لیے یہ چیز اتنی بھی اہمیت نہیں دیتی کہ وہ اس دن کہ لیے اپنے کام سے چھٹی کر سکے-

تم واقعی انمول ہو مہمل مانی یہ سوچ کر دل ہی دل میں مسکرایا-

اور ماما کیسا رہا دن آپ کا-مہمل چپس ک پیکٹ لے کہ صوفہ پہ بیٹھ گئ اور ساتھ میں فون سکرول کرنے لگی-

ہمم اچھا گزرا -فاطمہ تمھارا پوچھ رہی تھی -ربیعہ بیگم نے مٹر چھیلتے ہوۓ جواب دیا-

اچھا چلو کوئی بات نہیں مہمل کندھے اچکا کہ دوبارہ اپنے فون میں مگن ہو گئ-

مہمل بیٹا ان کو تم پہلے سے ہی پسند تھی-بچپن سے وہ تمہیں جانتے ہیں-آخر تمھارے بابا کہ فرینڈز جو ہیں-

اور مجھے بھی مانی بہت پسند ہے -ماشاءاللہ پورا شہزادہ لگتا ہے-ربیعہ بیگم اپنے بیٹی کو کافی خوشی سے بتا رہی تھی-

مہمل اپنی ماں کی یہ خوشی دیکھ کر بہت خوش ہوئ اور دل ہی دل میں انہیں ہمیشہ خوش رہنے کہ دعا دی-

اچھا تو ماما اس کا مطلب رشتہ فکس-مہمل فون چھوڑ کہ اپنی ماما کہ گلے میں بازو ڈال کہ بولی-

جی میرا پیارا بیٹا۔اور آپ کو بھی بہت بہت مبارک ہو۔ربیعہ نے اپنی بیٹی کہ ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

آپ کو بھی ربیعہ خاتون۔مہمل نے بھی ان کی حرکت کو ریپیٹ کیا۔اور شرارتی انداز میں کہا۔

اچھا تم نے لڑکے کی تصویر تو دیکھی نہیں ہے۔میں تمہارے پاپا کو کہتی ہو سنڈ کر دیں۔

رہنے دیں ماما۔آپ لوگوں نے جو چوز کیا ہے وہ بہترین ہو گا۔

ربیعہ کو اپنی بیٹی کی اتنی فرمانبرداری پہ بہت پیار آیا ۔خوشی سے ان کہ آنکھوں میں آنسو آگئے ۔

خوش رہو ہمیشہ مہمل۔ربیعہ مہمل کو اپنے گلے لگاتے ہوئے بولیں۔

آمین اور آپ بھی اور یہ روتی ہوئ آپ بلکل اچھی نہیں لگتی ۔مہمل نے دونوں ہاتھوں سے اپنی ماما کہ آنسو صاف کیے۔

اچھا چلو اب تم بھی اموشنل مت ہو اتنا اور یہ پودینے کہ پتے الگ کرو۔

کیا ماما یہ غلط ہے مہمل تقریبا چیخ اٹھی۔

کیا غلط ہے۔اور اب نہ کچھ گھر داری سیکھ لو۔ربیعہ مہمل کہ سر پہ ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے بولی۔

اچھا ماما برا سا منہ بنا کر مہمل پودینہ کہ پتے الگ کرنے لگی۔

رات کا کھانا کھانے کہ بعد مہمل اپنے کمرے میں آئ اور اپنا فون سکرول کرنے لگی۔

فیس بک کھولی تو فرینڈ ریکوسٹ آئ ہوئ تھی کسی کی۔اور جب اس نے اس کی پروفائل کھولی اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہ آیا۔

عبان شاہ وہ منہ میں بڑبڑای۔

اور یک دم ہی وہ غصہ سے لال پیلی ہو چکی تھی۔

اس شخص کی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے فرینڈ ریکوسٹ بھجنے کی۔

غصہ میں اس نے مریم کو کال ملائ اور اسے ساری بات بتائی۔

دیکھوں مہمل روز ہمیں کتنے لوگوں کی ریکوسٹ آتی ہیں۔جنہیں ہم جانتے بھی نہیں ہوتے۔تو ہم کیا کرتے ہیں ان کہ ساتھ۔

ہم انہیں اگنور کرتے ہیں اور کیا کرنا ہے۔مہمل نے اس کی بات کا جواب دیا۔

ہاں تو بہن اس کو بھی اگنور کرو مریم نے بھی آگے غصہ سے کہا۔

لیکن مریم تمہیں تو نہیں آئ۔مہمل بات کرتے ساتھ ساتھ پورے کمرے میں چکر لگا رہی تھی۔

ہاں کہہ تو ویسے تم سہی رہی ہو کاش مجھے آئ ہوتی تو میں تو کتنی شوخیاں مارتی سب کہ سامنے ہاے مہمل۔

اف مریم تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔اور یہ کہہ کر مہمل نے فون بند کر دیا۔

اور بیڈ پہ لیٹ گئ۔

مریم سہی کہہ رہی تھی اگنور کرنا چاہیے بس۔۔پورے دن کی تھکی ہوئ مہمل سوچتے سوچتے نیند کی وادیوں میں جا چکی تھی۔

مہمل اپنے آفس میں کام کر رہی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا۔

ماما کالنگ۔مہمل نے فون پہ جگمگاتے نام کو پڑھا۔

اسلام علیکم ماما کیا حال ہے آپ کا۔

بیٹا مہمل جلدی گھر آو پتہ نہیں تمھارے پاپا کو کیا ہو گیا ہے۔ربیعہ کی پریشان سی آواز آئ۔

ماما آپ انہیں سنبھالے میں بس آرہی ہو۔مہمل نے یہ کہہ کر جلدی سے فون کال کاٹی اور اپنے گھرکہ لیے روانہ ہوئ۔

30 منٹ کا راستہ وہ رش ڈرائیونگ کرتے ہوئے 15 منٹ میں پہنچی تھی۔

ماما کہاں ہے آپ؟۔

مہمل پریشانی سے گھر میں داخل ہوئ اور چیخنے کہ انداز میں آواز لگائی۔

کام والی ہانپتی کانپتی لاونج میں داخل ہوئ۔

بی بی جی وہ مانی صاحب آے تھے وہ انہیں ہسپتال لے گئے ہیں ربیعہ باجی نے کہا تھا کہ آپ کو بتا دیں۔

کون سے ہسپتال لے کہ گئے ہیں مہمل نے جلدی سے پوچھا۔

کام والی سے اڈریس پوچھ کر وہ فورا گھر سے باہر نکلی۔

ازقلم :زیب فاروق

Follow me on Instagram: the_writer_zaib